QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

خطبات کے اسلوب میں منہج سیرت نگاری مسند سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کی خطبات سیرت کے موضوع پر کتب کا جائزہ

Methodology of Seerah Writing in the Sermonic Style
A Review of the Books on Khutbat-e-Seerah Published by the Seerat Rahmat-ul-lil-Alameen SAW *Chair University of Okara*

Kausar Perveen
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Imperial College of Business Studies, Lahore
Dr. Abdul Ghaffar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
University of Okara, Okara

Abstract:
In the modern era, while various styles of writing on the Seerah have emerged, the sermonic (khutbah-based) approach remains one of the oldest and most influential. Its importance lies in the fact that a speaker presents the essence of his knowledge directly to the audience, making it a powerful medium for guidance. The Seerah-oriented sermons have played a significant role in addressing fundamental religious, moral, and social issues. The sermons of the Prophet Muhammad ﷺ whether delivered during Friday prayers, Hajj, or in the Farewell Sermon provide timeless teachings that go beyond the Muslim community and offer universal guidance for all humanity. These addresses deeply move the hearts, encouraging individuals to reform themselves and adopt higher moral standards. "Khutbat-e-Seerah" represent an intellectual continuity from the warmth of the pulpit to the vitality of the written page, connecting past wisdom with present understanding. Therefore, sermons of the Seerah and the books based upon them are not merely academic works; they are vital sources for the spiritual, intellectual, and civilizational survival of the Muslim community. Scholars who conveyed the Seerah from the pulpit and later preserved it in writing served as true intellectual representatives of the Prophetic mission, granting permanence to the Prophet's message through the written word.
***Keywords**: Methodology of Seerah; Writing Books; Khutbat-e-Seerah; Okara*

خطبات کسی بھی قوم کی تاریخ میں بنیادی اور یادگاری حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ تو سب سے پہلے خطبہ کے معانی، مفاہم اور تاریخ کے بارے میں کچھ تفصیلات پیش کریں۔ الخَطب والمخاطبۃ والتخاطب باہم گفتگو کرنا اسی سے خُطبَۃ اور خِطبَۃ کا لفظ ہے جس کے معنی وعظ و نصیحت کرنے کے ہیں اور خِطبَۃ نکاح کا پیغام۔ خطبہ کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسان کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کے مختلف خطبات کا ذکر فرمایا ہے مثلاً۔

حضرت یوسفؑ نے قیدیوں کو جو جیل میں خطاب فرمایا عیسائیت میں حضرت عیسیٰؑ کے پہاڑی کے وعظ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مختلف مواقعوں کے خطبات کوہ صفا، طائف، بیت عقبہ اولیٰ، بیت عقبہ ثانیہ، وادی قبا، فتح مکہ خصوصا خطبہ حجۃ الوداع، پر ڈاکٹر عبد الغفار کا مضمون: "خطبات حجۃ الوداع کی دفعات کی زمانی ترتیب اور استنادی تحقیق" اسی طرح جب ہم مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں ہندومت کے ادب میں "اپنشد" دانش وروں اور رشیوں کے 13 تیرہ خطبات کا مجموعہ ہے۔

برصغیر پاک وہند میں خطبات کی تاریخ بھی بڑی شاندار رہی ہے۔ خصوصاً مدراس میں جنوبی ہند کی اسلامی تعلیم، انجمن South Indian Muslim Educational Society Madras نے خاص طور پر اس کیلئے کمیٹی تشکیل دی تھی:

Commute of Madras Lectures in Islam جس کا بنیادی مقصد اہل علم و فن سے مختلف روحانی، عمرانی، تہذیبی، علمی مختلف پہلوؤں پر یاد گار خطبات کا اہتمام کرنا تھا تاکہ مسلم امہ میں مختلف پہلوؤں پر بیداری پیدا ہو۔ اس سوسائٹی نے جو خطبات کروائے ان میں سے نمایاں نو مسلم مارماڈیوک پکتھال نے آٹھ خطبات 1927ء میں دیئے تھے جس کا موضوع The cultural side of Islam تھا۔

اسی طرح علامہ سید سلیمان ندوی کے 1925ء میں مطالعہ سیرت کے تقابلی اسلوب پر دیئے گے آٹھ خطبات ہیں جو خطبات مدراس کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ اسی طرح سوسائٹی کی طرف سے ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال کے دیئے گئے 6 چھے خطبات Reconstruction of Religious Thoughts in Islam جو بعد ازاں اردو ترجمہ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ کے نام سے بھی شائع ہوئے۔ بر صغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ان خطبات کا نمایاں مقام ہے۔ جو اہل علم و فن میں آج بھی معروف ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد اس علمی روایت کو زندہ رکھنے کیلئے "خطبات بہاولپور" کا خاص مقام اور شہرت ہے۔ حالیہ سالوں میں پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضرات نے اور پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقیؒ کے خطبات سرگردھا، خطبات اسلام آباد جو سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر ارشاد فرمائے گئے خاص علمی شہرت رکھتے ہیں۔ اور اہل علم و فن کی توجہ کا خاص مرکز ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان اساطین علم و فن نے جو ان موضوعات پر گراں قدر تصنیفات بھی کر چکے تھے درس و تدریس کا سالہا سال کا وسیع تجربہ تھا۔ ان خطبات میں انہوں نے اپنا مطالعاتی نچوڑ پیش کیا اور روایت علمی کو نئی جہات سے متعارف کروایا اور عصرِ حاضر کے نئے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوءے پیش کیے گئے۔

پاکستانی یونیورسٹیز میں مسانیدِ سیرت کے مقاصد اور مسند سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کا تعارف

پاکستانی جامعات میں مسانیدِ سیرت کا قیام ایک فکری، علمی اور تہذیبی بیداری کی علامت ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام میں سیرت النبی ﷺ کو محض تاریخی مضمون کی حیثیت سے پڑھانا کافی نہیں، بلکہ اسے قوم کی فکری و اخلاقی تعمیر کا بنیادی ماخذ بنانا ناگزیر ہے۔ سیرت چیئرز دراصل وہ تعلیمی و تحقیقی نشستیں ہیں جن کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو علمی معیار پر جانچا اور آج کے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔ سیرت چیئرز کا قیام ایک وقتی منصوبہ نہیں، بلکہ یہ ایک مستقل علمی تحریک ہونی چاہیے، جو نسل نو کے ذہنوں کو اخلاق، کردار، امانت و دیانت، عدل و انصاف، مساوات اور رواداری جیسے اوصاف سے آراستہ کرے۔ سیرت کا مطالعہ محض روحانی فائدہ نہیں دیتا بلکہ یہ سماجی، سیاسی، معاشی اور قانونی مسائل کا متوازن حل بھی پیش کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہر یونیورسٹی میں سیرت چیئر کے تحت MPhil اور PhD سطح پر تحقیق کروائی جائے تاکہ معیاری علمی کام سامنے آسکے۔ ڈاکٹر عبد الغفار کے مطابق، ان چیئرز کا مقصد صرف نئی تحقیق پیدا کرنا نہیں بلکہ ایسے ماہرین تیار کرنا ہے جو سیرت النبی ﷺ کو جدید دنیا کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر متعارف کرا سکیں۔ ان کا ماننا ہے کہ تعلیم، میڈیا، قانون، معیشت، اور بین المذاہب مکالمے کے شعبوں میں سیرت کا کردار اجاگر کیا جانا چاہیے۔ مزید بر آں، انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں کو چاہیے کہ وہ سیرت چیئرز کے ذریعے سیمینارز، کانفرنسز اور ورکشاپس منعقد کریں، اور اس علم کو عوام الناس تک پہنچائیں۔ سیرت کا پیغام صرف کلاس روم تک محدود نہ رہے، بلکہ سوشل میڈیا، ریسرچ جرنلز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے قومی و عالمی سطح پر پھیلایا جائے۔ سیرت چیئرز میں بیٹھے افراد کا تقرر خالصتاً علمی میرٹ پر ہونا چاہیے، تاکہ یہ ادارے محض رسمی نہ رہیں بلکہ علمی و فکری قیادت فراہم کر سکیں۔ ان کے مطابق، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلیمی نظام نسل نو کی صحیح رہنمائی کرے، تو ہمیں سیرت کو مرکزِ علم و عمل بنانا ہو گا۔ ڈاکٹر عبد الغفار نے ایک منظم حکمت عملی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تمام سیرت چیئرز کے درمیان ربط، اشتراک اور باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ یہ ادارے تنہا نہ رہیں بلکہ ایک قومی نیٹ ورک کی شکل اختیار کر لیں۔ سیرت کی بنیاد پر سماجی اصلاح اور فکری تعمیر وہ اصل مقصد ہے جسے سامنے رکھتے ہوئے یہ منصوبے ترتیب دیے جائیں۔ آخر میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر اخلاص، فہم، اور عزم کے ساتھ سیرت چیئرز کا نظام فعال بنایا گیا، تو یہ پاکستان کی فکری، اخلاقی اور تہذیبی شناخت کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کا باعث بنے گا۔[1]

[1] ۔عبد الغفار، ڈاکٹر، پاکستانی یونیورسٹیز میں مسانیدِ سیرت (Seerat Chairs) کا قیام، اغراض و مقاصد و لائحہ عمل، لاہور: سیرتِ رحمۃ للعالمین چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، 2024

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

خطبات سیرت پر مبنی کتب کا عمومی تعارف واجمالی جائزہ

خطبات سیرت پر مبنی کتب نے صرف دینی و تاریخی پیغام کو عام نہیں کیا، بلکہ سیرت کو ایک فکری تحریک میں ڈھالنے کا کام بھی کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی جب کوئی محقق، معلم یا طالب علم سیرت کے کسی موضوع پر تحقیقی شعور حاصل کرنا چاہے، تو وہ ان خطبائی کتب سیرت سے رہنمائی حاصل کرتا ہے جو فکر اسلامی، اسلوبِ خطابت، اور جمالیات ادب کا حسین امتزاج ہیں۔

تحقیق کا بنیادی سوال

دور حاضر میں سیرت نگاری کے متنوع اسالیب سامنے آتے ہیں، مگر خطبات کے اسلوب میں سیرت کا بیان بہت قدیم ہے مگر اثر کے اعتبار سے بہت اہم ہے کیونکہ مقرر اپنے علم کا نچوڑ اس میں بیان کرتا ہے دیکھنا یہ ہے کہ خطباتی اسلوب سیرت نگاری نے بنیادی مسائل کو حل کرنے میں کیا نمایاں کردار ادا کیا ہے؟

گویا مختصر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خطبات سیرت، یعنی ان مواقع پر دیئے گئے خطبے جن میں انہوں نے دین اسلام کے بنیادی اصول، اخلاقی اقدار اور معاشرتی اصولوں کی وضاحت کی، سیرت نبوی کا وہ اہم پہلو ہیں جن سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کو رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ ہوتی چاہے وہ جمعہ کے خطبے ہوں یا حج کے دوران یا پھر خطبہ الوداع، ہر خطاب میں ایسی تعلیمات موجود ہیں جو دل کو جھنجھوڑ کر انسان کو بہتر انسان بننے کی تحریک دیتی ہیں۔ خطبات سیرت منبر کی گرمی سے صفحے کی حرارت تک ایک فکری تسلسل کا نام ہے۔ یہی وہ زاد راہ ہے جو آج کے قاری کو کل کی بصیرت عطا کرتا ہے۔ پس، خطبات سیرت اور ان پر مبنی کتب محض علمی ذخیرہ نہیں، بلکہ یہ امت کی روحانی، فکری اور تمدنی بقا کا سرچشمہ ہیں۔ وہ علماء جو منبر سے سیرت سناتے تھے، اور پھر وہی سیرت قرطاس پر منتقل کرتے تھے، دراصل وہ کاروانِ نبوت کے فکری ترجمان تھے۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے امام کے پیغام کو حروف کے پیکر میں ابدیت عطا کی۔ [1]

خطبات سیرت پر فہرست کتب سیرت:

1۔ حیات النبی ملی ایام کے موضوع پر یادگار خطبات

محمد عمر فاروقی صدیقی، مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بین حافظ ہی، میانوالی، 2003، ص 411

2۔ خطابت نبوی ﷺ

سید عزیز الرحمان، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد، کراچی، 284، ص2009

3۔ الخطبات الاحمدیہ في الحرب والسيرة المحمدیہ

سر سید احمد خان، کوثر فاطمہ، مطبع فیض عام، علی گڑھ، انڈیا، ص1900-6940

سر سید احمد خاں، ملک چنن الدین تاجران کتب، لاہور، ص448

4۔ خطبات احمدیہ کا مطالعہ (اردو/ انگریزی)

عید اللہ عبد الطیف حسین شاہ، سیرت کمیٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، 2016، ص 591

5۔ خطبات بنگلور

قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، مجمع الفقہ الاسلامی، البند جامعہ نگر، دیلی، انڈیا، 1998ء، 160 ص

باید قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، ایفا پبلیکیشنز نئی دہلی، 2011-160 ص

6۔ خطبات بہاولپور

ڈاکٹر محمد حمید اللہ تحقیق، تخریج، حواشی وتعلیقات ذاکر عبد المجید بغدادی، کتاب محل، دربار مارکیٹ، لاہور 2016، اصل ایم فل کا مقالہ ہے۔)

7۔ خطبات بہاول پور

[1] حافظ محمد عارف گھانچی، معجم کتب سیرت، سیرت النبی ﷺ کے ہمہ جہت پہلوؤں پر اردو کتب سیرت کی مربوط و مفصل موضوعاتی کتابیات، کتب خانہ سیرت، اردو بازار کراچی، 2024، ص

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 1988ء، ص424

بائیکن بکس، ملتان، 2005ء، ص336

8۔ خطبات بہاولپور از ڈاکٹر حمید اللہ (فقہی وسماجی سیرت نگاری کا اہم منہج)

ڈاکٹر عبد الغفار (تحقیق، تخریج وتعلیق)، ادارہ علوم اسلامیہ، اوکاڑہ یونیورسٹی، اوکاڑہ، 2023، ص468

9۔ وخطبات چشتیہ (ماہ ربیع الاول کے خطبات)

علامہ محمد صائم چشتی، چشتی کتب خانہ، فیصل آباد، حصہ سوم، 2011ء، ص240

10۔ خطبات ربیع الاول

حافظ محمد ندیم، مکتبہ عشرہ مبشر اردو بازار، لاہور-2013

11۔ خطبات سیرت

حافظ نذر احمد صدیقی است، کراچی 1984، ص88

12۔ خطبات سیرت

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی، گوشہ علم وادب، شجاع آباد ستان، 2003، ص408

13۔ خطبات سیرت النبی ﷺ

مولانا طارق جمیل، تحقیق وتحریر: مولانا محمد عمر، ادارہ مطبوعات ختم نبوت 2007ء، ص327

14۔ خطبات سیرت طیبہ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مولوی جمشید احمد میمن (تسہیل)، کتب خانہ سیرت، کراچی 2006ء ص64، اسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی، حیدر آباد دکن، انڈیا، 1987(

یہ خطبات (ڈاکٹر صاحب نے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں 1948ء میں دیئے تھے۔)

15۔ خطبات سیرت

حافظ محمد یونس، طیب بک ڈپو، فیصل آباد، س۔ن، ص140

16۔ خطبات سیرت

ڈاکٹر سید سلمان ندوی، معبد ام القریٰ، جامعہ اشرفیہ، لاہور، 2005ء، ص160

17۔ خطبات سیرت

مولانا سید سلمان حسینی ندوی، زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی، 2006ء، ص421

18۔ خطبات سرگودھا (سیرت نبوی ﷺ کا عہد مکی)

محمد یاسین مظہر صدیقی، ڈاکٹر عبد الروف ظفر (مرتب)، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، 2016ء، ص304

19۔ خطبات سیرۃ الرسول ﷺ

ہشام الٰہی ظہیر، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور، 2021ء، ص303

20۔ خطبات سیرت (کامل)

ثناء اللہ سعد شجاع آبادی، دار الکتاب، لاہور، 2014ء، ص792

21۔ خطبات سیرت (مصادر سیرت کا تجزیاتی مطالعہ)

محمد یاسین مظہر صدیقی ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد 2017، ص223

22۔ خطبات سیرت

ڈاکٹر اسرار احمد مکتبہ خدام القرآن،لاہور 2017،ص196

23۔ خطبات سیرت

پروفیسر حافظ محمد سعید،ناشر،س ن

24۔ خطبات سیرت النبی ﷺ

مولاطارق جمیل، محمد عمیر شایان، مکتبہ محمد بن العاص،لاہور، 2011ء، ص294

25۔ خطبات سیرت النبی ﷺ

محمد اسحاق ملتانی،ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان،2015ء، ص608

26۔ خطبات سیرت رسول ﷺ

مولانا محمد طیب، مکتب طیبہ بلیو ایریا،اسلام آباد،2016ء، ص400

27۔ خطبات سیرت طیبہ ﷺ

محمد سلمان منصور پوری، مرکز العلمی للنشر والتحقیق، مراد آباد،انڈیا،2011ء، ص240

28۔ خطبات سیرت مصطفی ﷺ

پروفیسر حافظ عبد الستار حامد، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار،لاہور 2015ء، جلد اول، ص432؛2020ء، جلد دوم،480 ص2019ء جلد سوم، ص495

29۔ خطبات محمدی ﷺ

محدث جوناگڑھی، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار،لاہور،1992ء، ص،902

30۔ خطبات مدراس

سید سلیمان ندوی،ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار،لاہور، س ن، ص208

31۔ خطبات منیر فی رفعت سراج منیر

مولانا منیر احمد معاویہ، جامعہ عثمانیہ اڈا تلونڈی تحصیل چونیاں،2006ء، جلد دوم، ص256

32۔ خطبات میلاد النبی ﷺ

مولانا علی اکبر قادری،المجمع المصباحی، جامعہ اشرفیہ، اعظم گڑھ،انڈیا،1991ء، ص247

33۔ خطبات مدراس

سید سلیمان ندوی، تحقیق و حواشی:ڈاکٹر رحمت اللہ ندوی،ادارہ تحقیقات اسلامی،اسلام آباد 2011، ص3410

34۔ خطبات منیر فی رفعت سراج منیر

مولانا منیر احمد معاویہ، مکتبہ امام اعظم، قصور 2012ء، جلد اول، ص254

35 خطبات میلاد شریف

مولانا غلام مرتضی،اویسی بک سٹال، گوجرانوالہ 2011، ص2007

36۔ خطبات و مقالات سیرت ﷺ

پروفیسر عبد الجبار شاکر، کتاب سرائے،اردو بازار،لاہور،2013، ص312

37۔ سیرت کے موضوع پر 25 خطبات

عبد الروف، چشتی اوکاڑوی، مکتبہ چشتیہ، اوکاڑہ،1991ء، جلد اول، ص560

38۔ الفوز العظیم (مقالات سیرت النبی ﷺ)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

پروفیسر فائزہ احسان صدیقی، اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان، کراچی، 1999ء، جلد اول، ص312 پبلشرز کراچی، 2007ء، جلد دوم، ص240

39۔ محاضرات سیرت

ڈاکٹر محمود احمد غازی، الفیصل، لاہور، 2007ء، ص768

سطور بالا میں خطبات سیرت پر مبنی کتب کی فہرست دی گئی ہے مگر آنے والی سطور میں مسند سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کی طرف سے خطبات سیرت کی تحقیق، تعلیق، تخریج پر مبنی کتب کا تعارف و جائزہ پیش کیا جائے گا۔

1۔ خطبات بہاولپور از ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ فقہی و سماجی سیرت نگاری کا اہم منہج (تحقیق، تخریج و تعلیق) ناشر: سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ

علمی روایت کی زندہ تعبیر ڈاکٹر محمد حمید اللہ [1] کے خطبات بہاولپور ہیں۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی، مولانا ابو الکلام آزاد کے خطبات، پروفیسر سید ابو بکر غزنوی کے خطبات جنہیں علمی دنیا میں خاص شہرت ملی اور ارباب بسط وکشاد نے اس کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے۔ جیسا کہ انگریزی زبان میں The Emergence of Islam کے نام سے جناب افضل اقبال کا ترجمہ معروف ہے۔ جس کا پہلا ایڈیشن 1993ء میں شائع ہوا۔ اہل علم و فن بخوبی آگاہ ہیں کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی علمی، فنی، تحقیقی و فکری خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اُن میں سے ایک پہلو آپ کے توسیعی خطبات کا بھی ہے انہی خطبات میں سے خطبات بہاولپور اپنی Multi Diminutional Approach کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں جو ڈاکٹر صاحب کی عمر بھر کے مطالعات و تحقیقات کا نچوڑ ہیں جس میں انہوں نے روایت علمی کو نئی جہات سے روشناس کروایا ہے اور نئے رجحانات بالخصوص فقہ السیرۃ کو پیش نظر رکھا ہے یوں تو تاریخ القرآن خطبہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ مقارنۃ الادیان والفرق کے ماہر استاذ ہیں جس نے اپنی زندگی کے شب و روز اسی کی تحقیق میں بسر کیے ہوں۔ جس سے نئی دریافتیں منظر عام پر آئی ہیں۔ انہی خطبات میں اسلامی تاریخ ملت اسلامیہ کے امتیاز، مختلف علوم و فنون کی ترقی و ارتقاء کا دلنشین تذکرہ ہے، تاریخ حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید اور حدیث مبارکہ کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 7[2] اور سورۃ النساء کی آیت نمبر 80[3] بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآنی تصور میں حدیث کوئی کم درجے کی چیز نہیں بلکہ ایک لحاظ سے اس کا درجہ قرآن مجید کے برابر ہی ہے۔

اسی طرح بادشاہ اور سفیر کی مثال بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ:

میرا منشاء یہ ہے کہ حقیقت میں حدیث اور قرآن ایک ہی چیز ہیں دونوں کا درجہ بالکل مساوی ہے، ڈاکٹر صاحب نے علوم اسلامیہ کے مختلف شعبہ جات میں تحقیقات پیش کیں خصوصا بین الاقوامی اسلامی قانون پر ان کی عہد ساز تصنیف The Muslims Conduct of Islam اور پھر Oppenheim کے جوابات قابل ذکر ہیں۔ اسلامی فقہ کی تدوین اور خصوصیت امام ابو حنیفہؒ کی Methodelogy پر ان کی تحقیق اور کام راہ کشا حیثیت رکھتا ہے۔ مگر ان کی تمام عملی سرگرمیوں کا مرکز سیرت رسول اللہ ﷺ ہے اور اس موضوع پر ان کی فرانسیسی تصنیف The prophet of Islam الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدہ، عہد نبوی ﷺ کے میدان جنگ وغیرہ۔ جیسا کہ "خطبات بہاولپور" میں شامل 12 خطبات میں سے 6 خطبات کا تعلق براہ راست سیرت مبارکہ کے ساتھ ہے، جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں مملکت اور نظم و نسق، عہد نبوی ﷺ میں نظام دفاع اور غزوات، عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم، عہد نبوی ﷺ میں نظام تشریع و عدلیہ عہد نبوی ﷺ میں نظام مالیہ و تقویم۔ دین، عقائد، عبادات تصوّف، یہ تمام خطبات میں سے ہر خطبہ اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے محقق خطبات ڈاکٹر عبد الغفار نے اس قدر

---

[1] ڈاکٹر محمد حمید اللہ 19 فروری 1908ء تا دسمبر 2002ء نے علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت و تالیف و تحقیق میں ایسی گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ بیسویں صدی میں بقول ڈاکٹر محمود احمد غازی علوم سیرت کے مجدّد قرار پائے کہ وہ اس صف میں علامہ ابن تیمیہ، امام غزالی، شاہ ولی اللہ، مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے ساتھ کھڑے ہیں آپ کی 165 کتب تقریباً ایک ہزار تخلیقی، تحقیقی علمی مقالات جو متنوع موضوعات پر شائع ہوئے اُن میں سے آپ کی علمی و تحقیقی زندگی کا نچوڑ "خطبات بہاولپور" آپ نے علوم اسلامیہ کی متنوع جہات پر دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں توسیعی خطبات Extension Lecturers 8 مارچ سے 20 مارچ 1980 میں صدر مملکت کی خواہش کے طور پر ارشاد فرمائے ان خطبات نے علوم اسلامیہ اور علوم سیرت خصوصاً فقہی سیرت نگاری و قانون کے محققین کیلئے نئی راہیں متعیّن کیں۔

[2] وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ، وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚوَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ (الحشر: 7)

[3] مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚوَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔ (النساء:80)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

جانفشانی اور محققانہ اصول وضوابط کو پیش نظر رکھتے ہوئے کام کیا ہے کہ واقعتاً ہر خطبہ اس فن پر ایک کتاب ہی بن چکا ہے جس کا اعتراف کیے بغیر گزارہ نہیں۔ڈاکٹر عبدالغفار نے ان خطبات کی علمی افادیت کے پیش نظر ان خطبات کو اپنی تخریج، تحقیق وتعلیق کے ذریعے نیا آہنگ فراہم کر دیا ہے۔جس کے لیے انہوں نے 20 برس کا سفر طے کیا ہے۔ایم اے علوم اسلامیہ سے لے کر اب تک وہ اس پر کام کرتے رہے۔میں اس اشاعت کے پر مسرت موقع پر انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں بالخصوص ڈاکٹر محمد حمید اللہ چیئر کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ کو بھی کہ انہوں نے اس علمی فنی، تحقیقی کاوش کو منظر عام پر لانے کے لیے اور عزیز طلباء وطالبات اسکالرز حضرات کے افادہ عام کے لیے اس کی اشاعت میں معاونت فرمائی۔

خطبات کے عناوین میں سے ہمیں اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

خطبہ نمبر 1: تاریخ قرآن مجید

خطبہ نمبر 2: تاریخ حدیث رسول اللہ ﷺ

خطبہ نمبر 3: تاریخ فقہ

خطبہ نمبر 4: تاریخ اصول فقہ واجتہاد

خطبہ نمبر 5؛اسلامی قانون بین الممالک

خطبہ 6: دین (عقائد،عبادات، تصوف)

خطبہ نمبر 7؛عہد نبوی ﷺ میں مملکت اور نظم ونسق

خطبہ نمبر 8؛عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نظام دفاع اور غزوات

خطبہ نمبر 9؛عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم

خطبہ 10؛عہد نبوی ﷺ میں نظام تشریع وعدلیہ

خطبہ نمبر 11؛عہدِ نبوی ﷺ میں نظامِ مالیہ وتقویم

خطبہ نمبر 12؛عہدِ نبوی ﷺ میں تبلیغ اور غیر مسلموں سے برتاؤ

ڈاکٹر عبدالغفار جو کہ اسی شعبہ کے متخصص ہیں اپنے علمی سفر ایم اے سے لے کر سالہا سال کی محنت کے نتیجہ میں تحقیق وتخریج وتعلیق کا فریضہ سرانجام دیا اب شائقین علم وفن کی خدمت میں سیرۃ چیئر اوکاڑہ اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ چیئر جامعہ پنجاب کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔اللھم زد فزد، اللہ تعالیٰ اسے تمام انسانیت کیلئے فائدہ مند بنائے۔

خطبات کی تحقیق وتخریج وتعلیق کی مثالیں:

2۔ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی فقہی وتقابلی سیرت نگاری کا اسلوب خطبات سندھ کا اختصاصی مطالعہ

تحقیق، تخریج وتعلیق ڈاکٹر عبدالغفار ڈائریکٹر مسند رحمۃ للعالمین ﷺ

زیر اہتمام: شعبہ علوم اسلامیہ وسیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ سال طباعت: 2023ء/1444ھ، صفحات۔130

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے خطبات بہاولپور، مذکورہ خطبات سندھ، جو کہ خطبات بہاولپور کا ہی تسلسل ہے جو ڈاکٹر صاحب کی تعلیمی وتدریسی زندگی کے مطالعات تحقیقات کا نچوڑ ہیں جس میں انہوں نے سیرتی روایت علمی کو نئی جہات سے متعارف کروایا ہے اور سرزمین سندھ کے علمی، روحانی، دینی ومذہبی، ثقافتی، تہذیبی تعلقات کو دیارِ حرمین وحجاز سے اس طرح ملایا ہے کہ تحقیقات کے نئے افق سامنے آتے ہیں اور روحانی وقلبی وجدان کو جلاء ملتی ہے، یہ دراصل ڈاکٹر صاحبؒ کے وہ دو خطبات ہیں جو انہوں نے شعبہ سندھالوجی جامعہ سندھ میں اور بلدیہ حیدر آباد میں ارشاد فرمائے بعد ازاں قاضی شوکت علی قریشی کی کاوش سے 2011ء/1432ھ میں اشاعت پذیر ہوئے اور ان خطبات کو ادارہ کتب خانہ حضرت قاضی غلام محمد صاحب پہلی بار بالا قدیم ٹیاری کی طرف سے شائع کیا گیا، ان خطبات سے سیرت طیبہ ﷺ کے عالمگیریت کے پہلو پر علمی وتحقیقی انداز واسلوب سے تحقیقات پیش کی گئی ہیں اور سیرت طیبہ ﷺ کے روحانیات کے پہلوؤں کو اس طرح نمایاں کیا گیا ہے کہ دیگر مذاہب وادیان کے ماننے والوں کیلئے بھی روحانی عطر میسر آتا ہے۔بڑی خوش آئند بات ہے کہ ان خطبات کو نئے آہنگ وپیرائے کے ساتھ ڈاکٹر عبدالغفار نے پیش کیا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ہے جوڈائریکٹر سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ ہیں اور مطالعہ سیرت طیبہ ﷺ پر خاص دسترس رکھتے ہیں، مطالعات ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ پر گراں قدر خدمات سرانجام دے چکے ہیں خصوصاً "خطبات بہاولپور" کی تحقیق و تخریج، تعلیقات و حواشی ان کا نمایاں کارنامہ ہے جس سے خطبات کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی پاکستان میں موجودگی پر اربابِ حل وعقد نے خوب فائدہ اٹھایا اور ڈاکٹر صاحب کے مختلف علمی مقامات پر لیکچرز کا اہتمام کیا اسی سلسلہ میں آپ جامعہ سندھ جام شورو حیدر آباد بھی تشریف لائے اور انہوں نے سندھالوجی ڈیپارٹمنٹ میں سیرۃ النبی ﷺ کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور مطالعہ سیرت النبی ﷺ کا سندھ سے تعلق خاطر پر عملی دلائل پیش کیے۔ دوسرا خطبہ بلدیہ حیدر آباد میں ارشاد فرمایا تھا۔ پیر جھنڈو کے سجادہ نشین پیر عبداللہ راشدی جو کہ سندھ یونیورسٹی میں شعبہ صحافت کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے ان خطبات کی سرگزشت بیان کی ہے جس کو سن کر قاضی شوکت علی قریشی ساکن ہالہ قدیم (حیدر آباد) نے اس وقت کے شعبہ سندھالوجی کے ڈائریکٹر شوکت حسین شورو سے رابطہ کر کے ان خطبات کی آڈیو کیسٹ حاصل کیے اور انہیں قرطاس پر منتقل کرنے کی ذمہ داری لی اور مولوی عبداللہ اور مولوی احمد سنائی نے خوب محنت کے بعد آڈیو کیسٹ سے سن کر ڈاکٹر صاحب کی زبان مبارکہ سے نکلے گئے الفاظ کو کاغذات پر منتقل کر کے کمپوزنگ کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ اور سیرۃ النبی ﷺ کے چند پہلوؤں پر روشنی سیرۃ النبی ﷺ کا سندھ سے تعلق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے عنوان سے ادارہ وکتب خانہ، حضرت قاضی غلام محمد ہالہ قدیم مٹیاری سے 2011ء میں شائع کیا جس کے صفحات کی تعداد 60 تھی، یہ خطبات، خطبات بہاولپور کا ہی تسلسل ہیں، فقہ السیرۃ، سیرت نبوی ﷺ کے نمایاں پہلوؤں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح فکر اسلامی کے بھی ترجمان ہیں اور برصغیر پاک وہند (سندھ، ہند) میں اسلام کی آمد کے خدوخال کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔ خطبات بہاولپور تو عوام وخوّاص میں یکساں طور پر مقبول ہیں مگر "خطبات سندھ" اتنے معروف نہ ہیں، امید ہے کہ ان خطبات کی تحقیق، تخریج و تعلیق کے پیش کرنے کے بعد یقیناً ان کو بھی وہی پذیرائی ملے گی۔ "ان شاء اللہ" کیونکہ یہ وہی ہیرے، جواہرات، لعل و گوہر ہیں جو مجدد سیرت ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی زبان سے ہی جاری ہوئے ہیں۔

اسی طرح حافظ محمد عارف گھانچی آف کراچی جو مطالعہ سیرت اور اشاعت سیرت کا بہت ذوق رکھتے ہیں ان ہی کی توجہ دلانے اور خطبات سندھ پر اُسی نوعیت کا کام کرنے کی تلقین نے بہت مہمیز عطا کی اور ان خطبات (سندھ) کا مسودہ بھی عطا کیا جس پر تحقیق و تخریج کا کام ڈاکٹر عبدالغفار شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ اور حافظ انتظار احمد پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ جنہوں نے شب وروز محنت کے ساتھ اس کی ترتیب اور کمپوزنگ کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

3۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی فقہی وتقابلی سیرت نگاری کا اسلوب خطبات حیدر آباد کا اختصاصی مطالعہ

تحقیق، تخریج و تعلیق ڈاکٹر عبدالغفار ڈائریکٹر مسند رحمۃ للعالمین ﷺ

زیر اہتمام: شعبہ علوم اسلامیہ وسیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ سال طباعت: 2023ء / 1444ھ، صفحات 87، انٹرنیشنل بک سٹنڈر نمبر 978-627-7710-08-8

ڈاکٹر محمد حمید اللہ 19 فروری 1908 تا 17 دسمبر 2002ء کثیر الجہات، کثیر التصانیف ہر لحاظ سے امتیازی شان کے حامل تھے۔ انہوں نے Islamization of Knowledge کا اہم کام سرانجام دیا اور مسلم فکر کو متنوّع اور نئی جہات سے متعارف کروایا ہے آپ کی کتاب The Muslim Conduct of state بین الاقوامی قانون "السیّر" بین الاقوام تعلّقات پر نمایاں ہے، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام حسن بن الشیبانیؒ کی تحقیقاتِ علمیہ کو نئے آہنگ واسلوب کے ساتھ نسل نو کو منتقل کیا، مصادر سیرت کے ابتدائی مسوّدات میں سے سیرت ابن اسحاق، المغازی للواقدی، کتاب الردّہ، میثاق مدینہ کے مُتون کی تلاش وایڈٹ اور شائع کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور اطلاق سیرت کے خدوخال کو نمایاں کیا، علوم سیرت کی نشاءۃ و وتدوین کا روحانی وثقافتی سفر جن ذرائع و مسائل کی مدد سے آگے بڑھا۔ ان میں تصنیفات، مواعظ، دروس، تقاریر، تراجم، مراسلات، خطوط، کتب پر حواشی وتعلیقات، تخریج، تحقیق کے ساتھ اہم روایت "خطبات" کی بھی ہے دیگر مشاہیر کے خطبات کے علاوہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے خطبات بہاولپور، مذکورہ خطبات حیدر آباد جامعہ عثمانیہ، جو ڈاکٹر صاحب کی تعلیمی وتدریسی زندگی کے مطالعات تحقیقات کا نچوڑ ہیں جس میں انہوں نے سیرتی روایت علمی کو نئی جہات سے متعارف کروایا ہے اور سیرت النبی ﷺ کے ابتدائی نقوش کو اس طرح متعارف کروایا ہے کہ تحقیقات کے نئے افق سامنے آتے ہیں اور روحانی و قلبی وجدان کو جلاء ملتی ہے، یہ دراصل ڈاکٹر صاحبؒ کے وہ خطبات ہیں جو انہوں نے جامعہ عثمانیہ میں دینیات کے طلباء وطالبات کو ارشاد فرمائے بعد ازاں ہفت روزہ "الہدیٰ" حیدر آباد دکن میں اشاعت پذیر ہوئے ان خطبات سے سیرت طیبہ ﷺ کے سوانح ومبادیاتی پہلوؤں پر علمی و تحقیقی انداز واسلوب سے تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔ پہلا خطبہ: سیرۃ النبی ﷺ کے مطالعہ کا فائدہ پر ہے جس میں ان کے شرعی قانونی وفقہی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا خطبہ: اسلام

کے آغاز کے وقت عرب کے ہمسایہ ممالک کے حالات کے متعلق تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ تیسرا خطبہ: آغاز اسلام کے وقت شہر مکہ کی حالت کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ چوتھا خطبہ: رسول اللہ ﷺ کے حالات اور نبوت کے اعلان سے پہلے کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ پانچواں خطبہ: نبوت سے ہجرت تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے جس میں ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ چھٹا خطبہ: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ سے وفات تک کے احوال و قائع کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

اور بڑی خوش آئند بات ہے کہ ان خطبات کو نئے آہنگ و پیرائے "تحقیق، تخریج و تعلیق" کے ساتھ ڈاکٹر عبد الغفار نے پیش کیا ہے، جو ڈائریکٹر سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ ہیں اور مطالعہ سیرت طیبہؐ پر خاص دسترس رکھتے ہیں۔ خطبات حیدر آباد دکن کو سیرۃ رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

سیرت رحمۃ للعالمین فہمی اور عصری تقاضے مضامین، معارف واحکام وفنون کا مطالعہ تفکر و تدبر اور بصیرت کے ساتھ

تحقیق ڈاکٹر عبد الغفار ڈائریکٹر مسند سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ؛ زیر اہتمام: شعبہ علوم اسلامیہ و سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ سال طباعت: 2023ء/1444ھ، صفحات 87، انٹرنیشنل بک سٹینڈر نمبر 978-627-7710-09-5

پاکستان ایک اسلامی جمہوری نظریاتی اسلامی ریاست ہے قرارداد مقاصد 1949ء سے لے اب تک قانون سازی میں قرآن وسنّت کی تعلیمات کو لازمی قرا دیا گیا ہے اور اس کو باقاعدہ نصاب تعلیم کا حصہ بنایا گیا ہے اور اس کی نشر واشاعت کے لیے کئی ایک ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ ریاست و حکومت کی سطح پر باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی قانون اس کی مخالفت میں نہ بنے۔ قیامِ پاکستان کے آغاز سے ہی علوم اسلامیہ کو بطور لازمی مضمون پڑھایا جارہا ہے اور مطالعہ سیرۃ النبی ﷺ بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔

اب علوم اسلامیہ اور علوم سماجیات کی تشکیل نو کی بدولت "مطالعات سیرت" ایک باقاعدہ شعبہ بن چکا ہے، اسی کے تحت ملکی جامعات میں اس کی نشر و اشاعت کے لیے بہت سا کام ہو چکا ہے اور عصری تقاضوں کے پیش نظر تحقیقات پیش کی گئی ہیں جس پر Review کے لیے ڈاکٹر عبد الغفار کی کتاب "قومی و بین الاقوامی یونیورسٹیز میں علومِ حدیث وسیرت کے تحقیقی مقالات (اشاریہ، تجزیہ، لائحہ عمل)" کا مطالعہ مفید رہے گا۔ علوم سیرت کی نشر و اشاعت کے لیے مختلف زاویوں اور Dimensions سے جو علمی، عملی اور تحقیقی کام ہو رہا ہے اس میں سے ایک زاویہ ملکی جامعات میں سیرت چیئرز کا قیام ہے اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی چیئر کا بنیادی مقصد جس کی طرف اس چیئر کو منسوب کیا جاتا ہے اس کی تعلیمات کو مختلف تحقیقی پہلوؤں کے اعتبار سے قابل عمل بنانا ہوتا ہے اور اس پر تحقیقات کے ذریعے مسائل کا حل پیش کرنا ہوتا ہے تو اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ سیرۃ النبی ﷺ کی تعلیمات کو حرزِ جان بنایا جائے اور اسی کے حصول اور رہنمائی کیلئے، مسائل کا حل، تجزیہ اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل کیلئے وطن عزیز میں قائم جامعات میں سیرت چیئرز کا قیام ہو اور غور و فکر تدبر اور مسائل کی نشاندہی کے ساتھ اس کام کو کیسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

خلاصہ بحث

یونیورسٹی آف اوکاڑہ کی تالیفات میں مسند سیرتِ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی مختلف کتب شامل ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور ان کے سماجی کردار کے پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ تالیفات نہ صرف تاریخی حقائق کو سامنے لاتی ہیں بلکہ سماجیاتِ سیرت کے تناظر میں اخلاقی، تعلیمی اور معاشرتی پہلوؤں کی وضاحت بھی کرتی ہیں۔

تالیفات کے جائزے سے یہ بات واضح ہوئی کہ:

- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سماجی اصلاحات، عدل وانصاف، اور بھائی چارے کے اصول کو مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
- سیرت کے ذریعے نوجوانوں اور طلبہ کو اخلاقی تربیت اور عملی رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- کتب میں مختلف تاریخی واقعات کو سماجی تناظر اور انسانی تعلقات کی بصیرت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ قاری کو سیرت سے عملی سبق حاصل ہو۔

سفارشات

1. ان کتب کو مدارس اور جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو سیرت اور سماجیات کے عملی روابط سمجھنے میں مدد ملے۔
2. سیرت کے اصولوں کو موجودہ سماجی، اخلاقی اور تعلیمی مسائل کے حل کے لیے عملی رہنمائی کے طور پر استعمال کیا جائے۔
3. تالیفات کا تقابلی مطالعہ دیگر معروف مسنداتِ سیرت سے کیا جائے تاکہ ان کی خصوصیات اور امتیازات واضح ہوں۔
4. تحقیق کی جائے کہ کس طرح سیرت کی تعلیمات کو جدید سماجی پالیسیوں اور تعلیمی پروگراموں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔
5. مسند سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ یونیورسٹی آف اوکاڑہ مزید تحقیقی منصوبے اور ورکشاپس ترتیب دے تاکہ سیرت کے سماجی پہلوؤں کو طلبہ اور عوام تک مؤثر طریقے سے پہنچایا جاسکے۔